دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قابل صد احترام مفتیان کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اللہ کرے مزاج عالی بخیر ہوں۔ بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ اللہ جل وعلا آپ حضرات کو علم و عمل کے میدان میں روز بروز ترقی کی منازل طے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ حضرات کا سایہ تادم آخر ہمارے سروں پر باقی رکھے۔ آمین

① وجہ تحریر چند گذشتہ فتاویٰ کی وضاحت بمراد جواب مطلوب ہے جنمیں سے ایک فتوی ۵۴/۲۸۷ دار العلوم سے جاری ہوا ۲۸/۹/۱۴۲۳ ہجری کو۔ غالباً مستفتی اپنا مقصود اچھی طرح واضح نہ کر پایا جیساکہ جواب سے سمجھ آرہا ہے۔ مستفتی کی غرض جو تھی اس میں یہ تھی کہ مصلی! امام کی متابعت نہ کرے بلکہ صف میں کھڑا ہوکر اپنا کوئی پچھلا فرض (قضا نماز) ادا کرے اور اس ادائیگی میں وہ اپنی قرأت رکوع، سجود اتنے مختصر یا دراز کرے کہ دیکھنے والا اس کو امام کی اقتداء میں سمجھے حالانکہ معاملہ برعکس ہو یعنی اس طرح کہ صورتا اقتداء اور حقیقتاً الگ نماز ہو۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟

② علاوہ ازیں آنجناب نے مسلک بریلوی والے افراد کے پیچھے نماز پڑھنے کے استفتاء کے جواب میں اس بات پر تنبیہ فرمائی کہ مذکورہ بالا حکم ایسے بدعتی کا ہے جس کے عقائد کفر و شرک کی حد تک نہ پہنچے ہوں۔ تو آنجناب سے انتہائی مؤدبانہ گذارش ہے کہ اہلسنت والجماعت دیوبند و بریلوی مسلک کے افراد کے درمیان فرق کی بنیاد ہی وہ مسائل ہیں جو سراسر شرک ہیں مثلاً حاضر ناظر، مختار کل، علم غیب کلی وغیرہ اب جہاں کو بدعتی ہی کہا گیا ہے تو ہمیں کیسے معلوم ہو کہ اس شخص (بریلوی) کے عقائد کفر و شرک تک نہیں پہنچے لہذا نماز پڑھ لی تو ہوگئی یا پڑھنا جائز ہے؟ برائے مہربانی تحریر فرماکر ممنون و مشکور فرمائیں

نیز یہ بھی ارشاد فرمادیں کہ بریلوی حضرات کو کافر کیوں نہیں قرار دیا جا رہا۔ اگرچہ تکفیر مسلم انتہائی نازک مسئلہ ہے لیکن ایک شخص صراحتاً کہتا ہے کہ حضور علیہ السلام ہر جگہ موجود ہیں جسطرح اللہ تعالیٰ کی ذات عالی ہر جگہ موجود ہے۔ اگرچہ ان کی باتیں اسلام کی ہیں لیکن کیا کہیں ایک بات انکے مشرک ہونے پر بطور ثبوت کافی نہیں ہے۔ اور شرح عقیدۃ الطحاویۃ میں بھی تو مذکور ہے۔ ولا نشہد علیہم بکفر ولا شرک ولا نفاق مالم یظہر منہم من ذلک شیئ

جبکہ اہل قبلہ (بریلوی حضرات) سے صراحتاً شرک کی باتیں علانیہ ظاہر ہیں۔ اور اگر یہ (بریلوی حضرات) تاویل کی بناء پر کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی یہ صفت (حاضر ناظر) عطائی یا بطور وجہ تخلیق کائنات ہونے کی بنیاد پر ذرہ ذرہ میں آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیا ایسے تاویلات شرعاً معتبر ہیں۔ برائے مہربانی مفصل جواب تحریر فرمائیں۔

③ علاوہ ازیں! آنجناب نے فرمایا کہ تبلیغی جماعت والوں کو چاہیئے کہ انکو اپنے سے جوڑنے یا

Scanned by CamScanner

کواں سے جوڑنے کی غرض سے قصداً ان کی مساجد میں ٹھہر کر اپنے نمازیں خراب کرنے سے بچنا چاہیئے۔

جناب والا تبلیغی جماعتوں کا وہاں ٹھہرنے سے ان کو قریب کرنا تو اظہر من الشمس ہے لیکن "خود کواں سے قریب کرنا" کا کیا مطلب ہے کیا بریلویوں کی مساجد میں ٹھہرنا خود کو بدعتی بنانے کیلئے ہوتا ہے؟

نیز یہ بات تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ جب ان کی مساجد میں ٹھہرے حتی الامکان اپنے کو بدعات سے بچاتے ہوئے ان کے ساتھ گھل مل گئے ان کا اکرام کیا تو الحمدللہ ان ہزاروں بدعقیدہ اپنے عقائد کو سنوارنے والے اپنے کفر و شرک سے توبہ کی اتباع سنت کا عزم کرتے ہوئے چل پڑے

آنجناب کی بات سر آنکھوں پر (کہ ان کی مساجد میں قصداً نہیں ٹھہرتے) دل و جان سے تسلیم ہے لیکن واضح فرمائیں ہمارے اکابر حضرات رحمہم اللہ کا اپنے بدعقیدہ لوگوں کو قریب کرنیکا طریق کار کیا رہا ہے اب ان کو کیسے اہل حق کے قریب کیا جائے۔ ان کی مساجد میں کیسے حق بات کہی جائے جبکہ موجودہ زمانے میں نہ تو مناظرہ سود مند ہے اور نہ یہ بات کہ ان کی مساجد میں تو ٹھہرا جائے اور نماز ان کے پیچھے نہ پڑھی جائے (بلکہ یہ تو اور بھی شر انگیز ہے)

(۲) دارالعلوم سے جاری شدہ استفتائے کھانے کیلئے بیٹھنے کی ہیئت مسنونہ کے جواب (فتوی نمبر ۸۳۶/۶۱ میں) یہ فرمایا کہ اقعاء کی دونوں صورتیں کھانے کیلئے بیٹھنے میں مکروہ نہیں ہیں۔

دریافت یہ کرنا ہے کہ یہ صورتیں تو انتہائی بے سکونی والی بلکہ تکلیف دہ ہیں ان دنوں کا کیسے تصور ممکن ہے جبکہ آپ نے مجملاً بتلایا کہ عاجزی و مسکینی والی ہیئت مقصود ہو۔ براہ کرم مذکورہ تحریر کا تسلی بخش جواب عنایت فرما کر بیمار دلوں کی تشفی فرمائیں۔

جناب مولانا محمد شفیع عثمانی صاحب نور اللہ مرقدہ کے فقہی مقالات بنام "جواہر الفقہ" کی تیسری جلد منظر عام پر آ چکی ہے یا نہیں

فقط والسلام

متعلم محمد راشد ڈسکوی

[illegible] مدرسہ عربیہ رائیونڈ

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ ہجری

الجواب حامداً ومصلیاً۔

۱۔۔۔ اگر کسی شخص نے اپنی فرض نماز ادا نہ کی ہو تو اس کیلئے حکم یہ ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو مسجد کے اندر کوئی اور نماز نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہو کر اپنی فرض نماز ادا نہ کرے کیونکہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد مذکورہ فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز ادا کرنا درست نہیں چاہے قضا نماز ہی ہو۔ لیکن اگر وہ شخص اپنی وقتی فرض نماز ادا کر چکا ہو اور سوال میں ذکر کردہ طریقہ کے مطابق اپنی قضا نماز ادا کرے تو اس صورت میں اگر مذکورہ نمازی اپنی نماز ادا کرتے وقت امام کی متابعت کرے گا تو اس صورت میں اسکی نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ یہ "تلقن من الخارج" ہے جو کہ مفسد نماز ہے اور اگر اس نے اپنی قضا نماز ادا کرتے وقت امام کی متابعت نہیں کی تو اس صورت میں اسکی قضا نماز ادا ہو جائیگی تاہم اسے چاہیئے کہ اپنی قضا نماز ایک طرف ہو کر ادا کرے تاکہ دوسرے نمازیوں کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو اور دھوکہ اور کذب کی صورت پیدا نہ ہو۔

دار الافتاء

في فتح الملهم ٤/٦٠،

"إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة" قلت والحاصل أنه إذا أقيمت الصلاة فليس لأحد أن يصلي هنالك منفرداً منتبذاً من الجماعة بل يتعين عليه الاشتراك إن كان مصلياً والله أعلم ..... والمفروضة تشتمل الحاضرة والفائتة لكن المراد الحاضرة وصرح بذلك أحمد والطحاوي ومن طريق آخر عن أبي سلمة عن أبي هريرة بلفظ "إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا التي أقيمت. وكذا فيه ٤/٦٠٣، وكذا في معارف السنن ٤/٤٢ وكذا في حاشية السندي على السنن للنسائي ١/١١٦۔

۲۔۔۔ تکفیر کے مسئلہ کا دارومدار ایمان کی حقیقت یعنی "تصدیق ما علم من الدین ضرورةً" پر ہے یعنی تمام ضروریاتِ دین کو حق جاننا اور ماننا ایمان ہے اگر ان باتوں میں سے کسی ایک کا بھی انکار کر دیا تو یہ کفر ہے لیکن اگر کوئی شخص ضروریاتِ دین میں سے کسی کا بھی انکار نہ کرتا ہو لیکن ان میں سے کسی ایک بات کے معنی میں غلط تاویل کرتا ہو تو اسکی تاویل کو دیکھا جائیگا کہ وہ ضروریاتِ دین کے صریح خلاف ہے یا نہیں، اگر صریح خلاف ہے (جاری...

تو بلا شبہ اس مؤول کی تکفیر کی جائیگی لیکن اگر اس مؤول کا بیان کردہ معنی ضروریات دین کے صریح خلاف نہیں مگر یہ تفسیر غلط ہے تو اسکی تکفیر نہیں کی جائیگی کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر نہیں تاہم اسے من مانی تاویل کا گناہ ہوگا اور اسکی وجہ سے اسے گمراہ اور بدعتی کہا جائیگا۔

فی إکفار الملحدین ص ٤٤

" ثم التاویل تاویلان، تاویل لا یخالف قاطعًا من الکتاب والسنۃ واتفاق الأمۃ والتاویل یصادم ما ثبت بالقاطع فذلک الزندقۃ فکل من أنکر رؤیۃ اللہ تعالی یوم القیامۃ .... قال لا أثق بھؤلاء الرواۃ أو قال أثق بھم لکن الحدیث مؤول ثم ذکر تأویلاً فاسدًا لم یسمع من قبلہ فھو الزندیق .... واستفید من تفسیر الزندقۃ حکمھا، أن التاویل فی الضروریات لا یدفع الکفر " کذا فیہ ص ٤٢

فی رسائل ابن عابدین ۱/۳۶۲

" کل بدعۃ تخالف دلیلاً یوجب العلم والعمل بہ قطعًا فھی کفر وکل بدعۃ لا تخالف ذالک وانما تخالف دلیلاً یوجب العمل ظاہرًا فھی بدعۃ وضلال ولیس بکفر .... أن البدعۃ التی تخالف الدلیل القطعی الموجب للعلم أی الإعتقاد والعمل لا تعتبر شبہۃ فی نفی التکفیر عن صاحبھا کما أو تہ بدعتہ إلی قذف عائشۃ رضی اللہ عنھا ...... الخ

ص ــــــ تبلیغی جماعت میں چونکہ زیادہ تر عام مسلمان ہوتے ہیں اسلئے ایسے مسلمانوں کے لیئے یہ حکم ہے کہ جب وہ تبلیغ میں جائیں اور ان کا ٹھہرنا ایسی مساجد میں ہو جن کے آئمہ اور اکثر لوگ بدعتی ہوں تو ان کے ساتھ گھل مل کر نہ رہیں اسی طرح ان کی تقاریر اور وعظ کی مجالس میں بیٹھنے اور انکی باتوں سے استفادہ کرنے سے بھی احتراز کریں کیونکہ اسمیں اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ قرآن وسنت کے بارے میں انکی غلط تاویلات سن کر یہ لوگ کہیں متاثر ہو جائیں، مذکورہ فتوی میں جو لکھا گیا ہے کہ " خود کو ان سے قریب کرنے سے بچیں " اس سے یہی مراد ہے اور ہمارے اکابر رحمہم اللہ پر مذکورہ صورت کو قیاس کرنا درست نہیں اسلئے کہ ہمارے (جاری...

Scanned by CamScanner

اکابر رحمہم اللہ علم میں گہرا رسوخ رکھتے تھے اور قرآن وسنت کے بارے میں غلط تاویلات
کو پہچان جاتے تھے اسلئے ان کے بارے میں یہ اندیشہ نہیں کہ وہ بدعتی حضرات کی غلط تاویلات
سے متاثر ہوں۔ باقی اہل بدعت کے ساتھ حسن اخلاق اور مواسات کرنے میں شرعًا کوئی حرج نہیں۔

فی المشکوٰۃ ص ۳۲،

"عن جابر رضی اللہ عنہ أن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بنسخۃ من التوراۃ فقال یا رسول اللہ ہذہ نسخۃ من التوراۃ فسکت فجعل یقرء ووجہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال أبو بکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فنظر عمر إلی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ
رضینا باللہ ربًا وبالإسلام دینًا وبمحمد نبیًا"

۴۔ احادیث میں صرف اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اقعاء کی حالت میں کھجور تناول فرمائی چنانچہ اگر کوئی شخص اس حالت میں اتباع سنت
کی نیت سے کھجور یا اس جیسی کوئی اور چیز کھائے تو اسے اتباع سنت کا ثواب ملے گا لیکن
اس مسئلہ پر کھانا کھانے کو قیاس کرنا اور اقعاء کی ہیئت کو کھانے کیلئے سنت
قرار دینا درست نہیں کیونکہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کھانا
تناول فرمانا، یا کھانے میں اس حالت پر مواظبت یا دوام فرمانا ثابت نہیں۔ واللہ أعلم بالصواب

قطب علی
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۱۴۲۷/۸/۱۲ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۱۲ شعبان ۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۱۴۲۷/۸/۱۲ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۹/۹۰۷

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی